وَاَتِمُّوا الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ لِلّٰهِ

حج اور عمرہ کو خالص اللہ جل شانہ کے لئے پورا کیا کرو

فضائلِ حج

جس میں حج، عمرہ، زیارت کے فضائل و آداب اور عاشقانِ خدا
کے بہت سے واقعات شرح و بسط سے بیان کئے گئے ہیں۔

مؤلف: حضرت مولانا الحاج الحافظ المحدث محمد زکریا صاحب دامت برکاتہم

دار الاشاعت
اردو بازار ایم اے جناح روڈ
کراچی پاکستان فون 2213768

باہتمام : خلیل اشرف عثمانی

طباعت : ۲۰۰۵ء علمی گرافکس کراچی

ضخامت : 240 صفحات

قارئین سے گزارش

اپنی حتی الوسع کوشش کی جاتی ہے کہ پروف ریڈنگ معیاری ہو۔ الحمدللہ اس بات کی نگرانی کے لئے ادارہ میں مستقل ایک عالم موجود رہتے ہیں۔ پھر بھی کوئی غلطی نظر آئے تو از راہ کرم مطلع فرما کر ممنون فرمائیں تاکہ آئندہ اشاعت میں درست ہو سکے۔ جزاک اللہ

...... ملنے کے پتے ......

ادارۃ المعارف جامعہ دارالعلوم کراچی
بیت القرآن اردو بازار کراچی
ادارہ اسلامیات موہن چوک اردو بازار کراچی
ادارۃ القرآن والعلوم الاسلامیہ 437-B دیپ روڈ لسبیلہ کراچی
بیت القلم مقابل اشرف المدارس گلشن اقبال بلاک ۲ کراچی
بیت الکتب مقابل اشرف المدارس گلشن اقبال کراچی
مکتبہ اسلامیہ امین پور بازار۔ فیصل آباد

ادارہ اسلامیات ۱۹۰۔ انارکلی لاہور
بیت العلوم 20 نابھہ روڈ لاہور
مکتبہ سید احمد شہید اردو بازار لاہور
مکتبہ امدادیہ ٹی بی ہسپتال روڈ ملتان
یونیورسٹی بک ایجنسی خیبر بازار پشاور
کتب خانہ رشیدیہ۔ مدینہ مارکیٹ راجہ بازار راولپنڈی
مکتبہ اسلامیہ گامی اڈا۔ ایبٹ آباد

مکتبۃ المعارف محلہ جنگی۔ پشاور

انگلینڈ میں ملنے کے پتے

Islamic Books Centre
119-121, Halli Well Road
Bolton BL1 3NE, U.K

Azhar Academy Ltd.
At Continental (London) Ltd.
Cooke Road, London E15 2PW

علیك یا رسول اللّٰہ ہر حاضری کے وقت پڑھ لیا کرے تو شاید زیادہ بہتر ہو۔ علامہ زرقانیؒ شرح مواہب میں لکھتے ہیں کہ ستر مرتبہ کی خصوصیت اس لئے ہے کہ اس عدد کو اجابت میں دخل ہے قرآن پاک میں بھی منافقین کے بارہ میں حضور ﷺ کو ارشاد ہوا ہے۔

اِنْ تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ سَبْعِيْنَ مَرَّةً فَلَنْ يَّغْفِرَ اللّٰهُ لَهُمْ۔

اگر تم ان منافقوں کے لئے ستر (۷۰) مرتبہ استغفار کرو تب بھی ان کی مغفرت نہ ہوگی۔

۱۱)......عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللّٰہ ﷺ من صلی علی عند قبری سمعته ومن صلی علی نائیا کفی امر دنیاه وآخرته وکنت له شهيدا وشفيعا يوم القيامة (رواه البيهقی فی الشعب والخطيب وابن عساكر كذا فی الدر وبسط طرقه السبكی فی شفاء الاسقام وفی المواهب وشرحه عزاه الی ابن ابی شيبة وعبدالرزاق۔)

ترجمہ)...... حضور اقدس ﷺ کا ارشاد ہے کہ جو شخص میری قبر کے پاس کھڑا ہو کر مجھ پر درود پڑھتا ہے میں اس کو خود سنتا ہوں اور جو کسی اور جگہ دور پڑھتا ہے تو اس کی دنیا اور آخرت کی ضرورتیں پوری کی جاتی ہیں اور میں قیامت کے دن اس کا گواہ اور اس کا سفارشی ہوں گا۔

فائدہ: دوسری متعدد احادیث میں آیا ہے کہ جو دور سے کوئی شخص درود شریف پڑھتا ہے تو اللہ جل شانہٗ نے فرشتے مقرر فرما رکھے ہیں جو اس کا سلام مجھ تک پہنچاتے ہیں۔ اس حدیث شریف میں قبر شریف پر کھڑے ہو کر درود شریف پڑھنے کی کس قدر فضیلت ہے کہ سرور عالم ﷺ اس کو خود نفس نفیس سنتے ہیں اور کس قدر خوش نصیب ہیں وہ مبارک حضرات جو اس پاک شہر میں رہنے والے ہیں اور ہر وقت بلا واسطہ درود شریف حضور ﷺ کو سناتے رہتے ہیں سلیمان بن سحیم کہتے ہیں کہ مجھے حضور اقدس ﷺ کی خواب میں زیارت ہوئی میں نے حضور ﷺ سے دریافت کیا یا رسول اللہ (ﷺ) یہ جو لوگ حاضر خدمت ہو کر سلام کرتے ہیں آپ کو ان کا علم ہوتا ہے حضور ﷺ نے فرمایا ہاں ہوتا ہے اور میں ان کے سلام کا جواب دیتا ہوں۔ (اخرجه سعيد بن منصور كذا فی الاتحاف)

۱۲)......عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللّٰہ ﷺ لا تشد الرحال الا الی ثلاثة مساجد مسجد الحرام والمسجد الاقصیٰ ومسجدی هذا متفق عليه كذا فی المشكوة وعن احمد وابی يعلی وابن خزيمة والطبرانی والضياء من حديث ابو سعيد بلفظ لا تشد رحال المطی الی مسجد يذكر اللّٰه فيه الا ثلاثة مساجد كذا فی الاتحاف۔

(ترجمہ)..... حضور اقدس ﷺ کا پاک ارشاد ہے کہ نہ سفر کیا جائے مگر تین مسجدوں کی طرف ایک مسجد حرام دوسرے مسجد بیت المقدس تیسرے میری یہ مسجد۔

فائدہ: چونکہ اس حدیث شریف میں تین مساجد کے علاوہ کسی اور جگہ کے سفر کی ممانعت کی گئی اس لئے بعض علماء نے اس سے دلیل پکڑ کر نبی کریم ﷺ کے مزار پاک کے ارادہ سے سفر کی ممانعت فرمائی ہے وہ حضرات فرماتے ہیں کہ اس نیت سے سفر نہ کرے بلکہ مسجد نبوی ﷺ کی زیارت کی نیت سے سفر کرے البتہ وہاں پہنچنے کے بعد مزار پاک کی زیارت میں کوئی مضائقہ نہیں لیکن جمہور علماء کے نزدیک اس حدیث شریف کا یہ مطلب ہرگز نہیں بلکہ یہ ہے کہ ان تین مساجد کے علاوہ کسی اور مسجد کے ارادہ سے سفر نہ کرے اس لئے کہ یہ تین مساجد تو بہت اہمیت رکھتی ہیں جیسا کہ چھٹی فصل کی حدیث میں گذر چکا ہے اس کے علاوہ اور مساجد میں کوئی خاص خصوصیت نہیں جمہور کی تائید اس سے بھی ہوتی ہے کہ اس مضمون کی بعض روایات میں خود تصریح موجود ہے چنانچہ ایک حدیث میں آیا ہے کہ کسی مسجد کی طرف سفر نہ کیا جائے بجز ان تین مساجد کے یہ صاف اور واضح ہے کہ خاص خاص شہروں کی مساجد کی نیت کر کے سفر نہ کیا جائے جیسا کہ ہمارے زمانہ میں دستور ہے کہ دہلی کی جامع مسجد میں آخری جمعہ پڑھنے کی نیت سے ممبئی کلکتہ تک سے لوگ آتے ہیں یہ محض فضول اور لغو ہے۔

امام غزالیؒ فرماتے ہیں کہ بعض علماء نے اس حدیث کی وجہ سے علماء اور صلحاء کی قبروں کی زیارت کے سفر کو ناجائز بتایا حالانکہ حضور اقدس ﷺ کا ارشاد ہے کہ میں نے قبروں کی زیارت کو منع کر دیا تھا اب (اجازت دیتا ہوں) زیارت کیا کرو۔ اور حدیث مذکورہ بالا مساجد کے بارے میں وارد ہوئی ہے کہ ان تین مسجدوں کے علاوہ اور سب مساجد برابر ہیں ان میں کوئی ایسی ترجیح نہیں جس کی وجہ سے سفر کیا جائے اور مزارات کی برکات اور چیز ہیں میں پوچھتا ہوں کیا انبیاء کی قبروں کی زیارت کو بھی منع کر دیا جائے گا اور جب اس کو منع نہیں کیا جا سکتا تو اولیاء کی قبریں بھی ایسی ہی ہیں فقط بندہ ضعیف کہتا ہے کہ اولیاء کی قبروں کے لئے سفر کرنا تو مختلف فیہ ہے کہ جائز ہے یا نہیں لیکن اس میں شک نہیں کہ ان مساجد کے علاوہ بہت سے سفر بالاتفاق جائز بلکہ بعض واجب ہیں جیسا کہ حج کی نیت سے سفر، جہاد کے لئے سفر، طلب علم کے لئے سفر، ہجرت کا سفر، تجارت کے لئے سفر اس لئے یہ تو بہر حال کہنا ہوگا کہ اس حدیث پاک سے مطلقاً سفر کی ان میں مساجد کے علاوہ ممانعت مقصود نہیں علامہ قسطلانی نے مواہب لدنیہ میں یہ قصہ نقل کیا ہے کہ شیخ ولی الدین عراقیؒ کہتے ہیں کہ میرے والد زین عراقی اور شیخ عبدالرحمن بن رجب حنبلیؒ دونوں حضرات حضرت ابراہیم خلیل اللہ کی قبر کی زیارت کو ساتھ چلے جب شہر کے قریب پہنچے تو ابن رجب کو خیال آیا کہنے لگے کہ میں نے حضرت خلیل اللہ علیہ السلام کی مسجد

میں نماز پڑھنے کی نیت کر لی تا کہ قبر کی زیارت کی نیت نہ رہے زین عراقی کہنے لگے کہ تم نے حضور ﷺ کے ارشاد کے خلاف کیا حضور ﷺ نے فرمایا کہ تین مساجد کے علاوہ سفر نہ کیا جائے اور تم نے ان تین کے علاوہ چوتھے کی نیت کر لی اور میں نے حضور ﷺ کے ارشاد کی تعمیل کی حضور ﷺ کا مشہور ارشاد ہے کہ قبور کی زیارت کیا کرو اور کسی میں یہ نہیں آیا کہ انبیاء کی قبور کے علاوہ لہٰذا میں نے ارشاد کے موافق کیا (زرقانی) صحابۂ کرامؓ اور تابعین حضرات سے قبر اطہر کی زیارت کے لئے سفر ثابت ہے

(۱) علامہ سبکی نے لکھا ہے کہ حضرت بلال ؓ کا سفر شام سے حضور اقدس ﷺ کی قبر شریف کی زیارت کے لئے عمدہ سندوں سے ثابت ہے جو متعدد روایات میں مذکور ہے منجملہ ان کے یہ ہے کہ بیت المقدس کی فتح کے بعد حضرت بلال ؓ نے حضرت عمر ؓ سے درخواست کی کہ مجھے یہاں قیام کی اجازت دیدی جائے حضرت عمر ؓ نے منظور فرمالیا اور انھوں نے وہاں قیام فرمایا وہیں نکاح کر لیا اس کے بعد ایک دن خواب میں حضور اقدس ﷺ کی زیارت ہوئی اور فرمایا بلال یہ کیا جفا ہے کیا میری زیارت کرنے کا وقت نہیں آتا یہ خواب دیکھتے ہی حضرت بلال ؓ کی آنکھ کھلی تو نہایت غمگین خوفزدہ پریشان تھے فوراً اونٹ پر سوار ہو کر مدینہ طیبہ حاضر ہوئے اور روتے ہوئے مزار پاک پر حاضر ہوئے حضرت حسن اور حضرت حسین رضی اللہ عنہما خبر سن کر تشریف لائے اور بلال ؓ سے اذان کہنے کی فرمائش کی یہ ان سے مل کر لپٹ گئے اور صاحبزادوں کی تعمیل ارشاد میں اذان کہی آواز سن کر گھروں سے مرد، عورتیں بیقرار روتی ہوئی نکل آئیں اور حضور ﷺ کے زمانہ کی یاد نے سب ہی کو تڑپا دیا۔ یہاں استدلال اس خواب سے نہیں ہے بلکہ حضرت بلال ؓ کے سفر سے ہے

(۲) متعدد روایات میں ہے کہ حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ مستقل طور پر شام سے اونٹ سوار قاصد بھیجا کرتے تھے تا کہ قبر اطہر پر ان کا سلام پہنچائیں۔ (شفاء السقام)

(۳) حضرت عمر ؓ جب بیت المقدس تشریف لے گئے تو کعب احبار جو یہود کے بہت عالم تھے مسلمان ہوئے حضرت عمر ؓ کو ان کے اسلام لانے کی بڑی خوشی ہوئی اور ان سے فرمائش کی کہ میرے ساتھ مدینہ چلیں تا کہ حضور ﷺ کی قبر مبارک پر حاضری ہو انہوں نے قبول کیا اور حضرت عمر ؓ کے ارشاد کی تعمیل کی۔

(۴) محمد بن عبیداللہ بن عمرو العتبی کہتے ہیں کہ میں مدینہ حاضر ہوا تو قبر اطہر پر زیارت کے لئے حاضر ہوا اور حاضری کے بعد وہیں ایک جانب کو بیٹھ گیا اتنے میں ایک شخص اونٹ پر سوار بدوانہ صورت حاضر ہوئے اور آ کر عرض کیا یا خیر الرسل (اے رسولوں کی بہترین ذات) اللہ جل شانہٗ نے آپ پر قرآن شریف میں نازل فرمایا۔